20869 ـ گھروں میں عورتوں کا خادمات رہنا اور کیا یہ لونڈیاں ہیں؟!

سوال

میں ایك انڈونیشی مسلمان ہوں، اور مشرق وسطی میں كام كرنے والی ملازمات كے بارہ فتوی چاہتا ہوں:
كیا گھروں میں كام كرنے والی عورتیں لونڈیاں شمار ہوتی ہیں؟
بہت زیادہ اہم ہے كہ ہم كام كرنے والی عورتوں كی حالت جانیں، كیونكہ یہاں پر كفار اس موضوع كو اسلام كی صورت مسخ كرنے كے لیے استعمال كر رہے ہیں اور اسے بہانہ بناتے ہیں، میری گزارش ہے كہ آپ بعض علماء كرام اور كچھ تنظیموں اور كمیٹیوں كے فتاوی جات ارسال كریں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

گھروں میں كام كاج كرنے والے خادم لونڈیوں اور غلاموں كا حكم نہیں لیتے، بلكہ ان كا حكم پرائیویٹ مزدور اور ملازم كا ہے، جو ایك ملازم كی طرح صرف اجرت پر حاصل كرنے والے كے پاس كام كرنے كے لیے ہیں.

خادم عورتوں اور ان كا دوسرے ملكوں سے لائے جانے كے متعلق كلام گزر چكی ہے، اور ان ممانع كا بھی ذكر كیا جا چكا ہے جن میں ان گھروں والے پڑتے ہیں جن میں یہ عورتیں كام كرتی ہیں، اس كی تفصیل آپ سوال نمبر (26282) كے جواب دیكھی جا سكتی ہے.

دوم:

بعض گھروں والوں كی طرف سے جو ظلم و ستم ان خادموں پر كیا جاتا ہے، یہ ایسا امر ہے جسے اسلام جائز نہیں سمجھتا اور اسے كا اقرار نہیں كرتا، بلكہ اس سے بچنے كا كہتا ہے، اور نہ ہی یہ جائز ہے كہ اسے اسلام پر طعن و تشنیع كا وسیلہ اور سبب بنایا جائے، اور اس سے اسلام كی صورت كو خراب كر كے پیش كیا جائے، كیونكہ یہ تو بعض مسلمانوں كی غلطیاں ہیں، اور اسلام نے تو خود اس كو حرام قرار دیا ہے.

بخاری اور مسلم نے ابو ذر رضی اللہ تعالی عنہ سے بیان كیا ہے وہ كہتے ہیں كہ میں نے ایك شخص كے ساتھ بری كلام كرتے ہوئے اسے اس كی ماں كی عار دلائی، تو نبی كریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" اے ابو ذر کیا تم اسے اس کی ماں کی عار دلا رہے ہو؟ تم تو ایسے شخص ہو جس میں جاہلیت ہے! تمہارے بھائی تمہارے خادم ہیں، اللہ تعالی نے انہیں تمہارے ماتحت کر دیا ہے، لہذا جس کا بھائی اس کے ماتحت ہو اسے چاہیے کہ وہ اسے وہی کھلائے جو خود کھاتا ہے، اور اسے وہی پہنائے جو خود پہنتا ہے، اور تم انہیں اس کام کی تکلیف نہ دو جو ان کے بس سے باہر ہو، اور اگر انہیں اس کا مکلف کرو تو ان کی مدد کرو"

صحیح بخاری حدیث نمبر (30) صحیح مسلم حدیث نمبر (1661).

لھذا جب دین اسلام کا غلاموں کے ساتھ یہ سلوك اور انصاف ہے جو انسان کی ملکیت ہیں، تو پھر ان خادموں اور ملازموں کے ساتھ ان کی حالت کیا ہو گی جن کے وہ مالك بھی نہیں، بلکہ انہیں صرف کام کے لیے مزدوری پر رکھا گیا ہے؟ !

سوم:

ان ملازم عورتوں کے ساتھ خلوط کرنا، اور انہیں دیکھنا جائز نہیں ہے، کیونکہ یہ مردوں کے لیےاجنبی ہیں، اور ان کے اہل و عیال اور محرمات میں سے نہیں.

اور اسی طرح مرد ملازم اور خادم بھی گھر والوں کے لیے اجنبی ہیں، اس لیے گھر کی کسی عورت کے لیے ان مردوں کےسامنے ہونا، اور ان کے ساتھ خلوط کرنا جائز نہیں ہے.

شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی سے مندرجہ ذیل سوال کیا گیا:

ڈرائیوروں اور گھریلو خادموں کےساتھ میل جول اور ان کے سامنے آنے کا حکم کیا ہے، اورکیا یہ اجنبی کے حکم میں آتے ہیں؟

یہ علم میں رہے کہ میری والدہ مجھ سے مطالبہ کرتی ہے کہ میں خادموں کے سامنے آؤں اور اپنے سر پر دوپٹہ رکھوں، تو کیا ہمارے دین حنیف میں یہ جائز ہے، جو ہمیں اللہ تعالی کی معصیت نا کرنے کاحکم دیتا ہے؟

تو شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا:

ڈرائیور اور خادم کا حکم بھی باقی اجنبی مردوں جیسا ہی ہے، اگر یہ محرم نہ ہوں تو ان سے پردہ کرنا واجب اور ضروری ہے، اور ان کے سامنے بے پردہ ہو کر آنا اور خلوط کرنا جائز نہیں ہے.

کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" کوئی مرد بھی کسی عورت کے ساتھ خلوط نہ کرے کیونکہ ان کے ساتھ تیسرا شیطان ہوتا ہے"

اور پردہ کے عمومی دلائل کے وجوب اور غیر محرموں کے سامنے بے پردگی کی حرمت کے دلائل کی بنا پر بھی جائز نہیں، اور اسی اللہ تعالی کی معصیت و نافرمانی میں والدہ یا کسی اور کی اطاعت و فرمانبرداری کرنا جائز نہیں ہے.

دیکھیں: التبرج و خطرہ تالیف شیخ ابن باز

واللہ اعلم .